اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۔ پاکستان

یوم :۔ چہار شنبہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱	روپے
ششماھی	۱۱	”
سہ ماھی	۶	”
ماھوار	۲½	”

قیمت
فی پرچہ ۱ر

جلد ۲ | ۲۱ وفا ۱۳۲۷ ہش | ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ | ۲۱ جولائی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۶۷

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

از مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب

کوئٹہ ۱۷ جولائی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو کل سے اسہال کی شکایت ہے اسکی اغلب وجہ کھانا نہ چبایا جاسکنا ہے۔ کل تک تو حضور کا روزہ تھا لیکن آج زیادتی علالت اور نقاہت کی وجہ سے افطار کرنا پڑا۔

۱۸ جولائی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل کی نسبت روبصحت ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

حضور کے اہل بیت خیریت سے ہیں سیدہ ام ناصر کی طبیعت بھی پہلے سے بہتر ہے حضرت ام المومنین کی طبیعت بھی خدا کے فضل سے اچھی ہے

پاکستان کی مرکزی کابینہ میں اہم تغیرات کی توقع

سردار عبد الرب نشتر کو ترکی میں اور خواجہ شہاب الدین کو کینیڈا میں سفیر مقرر کیا جائیگا۔ راجہ غضنفر علیخاں کی جگہ میاں ممتاز دولتانہ کا نام

بین الاقوامی یوتھ کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی

لاہور ۲۰ جولائی ۔ مغربی پنجاب کی بوائے سکاؤٹ ایسوسی ایشن کے مسٹر قریشی اقبال بین الاقوامی یوتھ کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے لندن روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ وہاں پاکستان بوائے سکاؤٹس اور مغربی پنجاب کے نوجوان کاشتکار کلبوں کی نمائندگی کریں گے ۔ مسٹر قریشی صوبے کے ایک پرانے سکاؤٹ ہیں ۔ پچھلے سال آپ فرانس ورلڈ جمبوری میں بھی پنجاب کے سکاؤٹوں کو لے کر گئے تھے۔

انچارج پبلسٹی آل پاکستان مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی تقریر

ڈھاکہ ۱۸ جولائی دونوں مملکتوں کے طلباء کی کانفرنس میں چوہدری مشتاق احمد شائق انچارج پبلسٹی آل پاکستان مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن نے افتتاحی تقریر کی اور کہا ہم طالب علم اپنی قوموں کی زیادہ خدمت سرانجام دے سکتے تھے اگر ہم ایک جگہ بیٹھ کر حالیہ فرقہ وارانہ طوفان کو روکنے کی کوشش کرتے ۔ اب جبکہ امن قائم ہو چکا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی اپنی حکومتوں کا ان برائیوں کو دور کرنے میں ہاتھ بٹائیں۔

کراچی ۲۰ جولائی ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

موثق سیاسی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی مرکزی کابینہ میں مستقبل قریب ہی میں نہایت اہم تغیرات وقوع پذیر ہونے والے ہیں۔ موجودہ وزراء میں سے بعض کے بطور سفیر تقرر۔ اور نئے وزراء کے تعین شعبوں کی از سر نو تقسیم اور نئی وزارتوں کے پیدا کرنے کے متعلق تمام تجاویز پایۂ تکمیل تک پہنچ چکی ہیں۔ اب صرف قائد اعظم کی زیارت سے واپسی کا انتظار ہے

کابینہ کے تغیر کا مسئلہ کچھ دیر سے زیر غور تھا لیکن آنریبل راجہ غضنفر علی خاں کے ایران میں سفیر مقرر ہونے اُن ممالک سے تعلقات پیدا کرنے جن سے تعلقات کے بعد پاکستان کی بین الاقوامی حیثیت دوچند ہو جائیگی مثلاً ترکی اور کینیڈا ۔ ترکی نے گذشتہ چھ ماہ سے پاکستان کیطرف سے خیر سگالی کے جذبات کا ثبوت دیتے ہوئے اسوقت تک کوئی سفیر مقرر نہ ہونے سے اس معاملے کو نہایت ہی اہمیت دیدی ہے۔ ان تمام باتوں کے علاوہ ایک نیا شعبہ ۔ ریاستی وزارت بھی کھولا جانے والا ہے نئے تقرر اور تعین کے متعلق جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ راجہ صاحب کی جگہ اب خان محدوٹ کی بجائے میاں ممتاز دولتانہ کو لگایا جائے گا۔ ریاستی شعبے کا اگر گورنر جنرل کے سیکرٹری کے پاس رہنا کافی نہ سمجھا گیا ۔ تو یہ شعبہ آنریبل وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں یا رکن امور خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں کے پاس چلا جائے گا۔ آنریبل مسٹر غلام محمد وزیر خزانہ جن کے پاس اسوقت خزانہ، معاشی امور اور تجارت ایسے تین اہم شعبے ہیں ان میں سے ایک آدھ شعبہ بنگال کے نئے وزیر عبد المتین چودھری کو دیا جائے گا جو اکتوبر میں ریکشن کے کام سے فارغ ہو جائینگے۔ اسوقت تک ترکی میں سفارت کیلئے آنریبل سردار عبد الرب نشتر کا نام لیا جا رہا ہے جن کی جگہ پاکستان دستور ساز اسمبلی کے چیف وہپ سردار بہادر خاں کے تعین کی تجویز ہے کینیڈا کیلئے خواجہ شہاب الدین کو بطور سفیر چنا گیا ہے غالب قیاس یہی ہے کہ آپ کی جگہ مشرقی بنگال ہی سے کوئی رکن چنا جائیگا تاکہ مشرقی بنگال کی نمائندگی پوری رہے۔

پاکستان کی غذائی کانفرنس

کراچی ۲۰ جولائی آج پاکستان کے وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار نے پاکستان کے صوبوں اور ریاستوں کی غذائی کانفرنس کا افتتاح کیا۔ یہ کانفرنس عام غذائی صورت حالات پر غور کرنے کے علاوہ اس امر پر خاص طور سے دھیان دے گی کہ لوگوں کو ناجائز طور پر اناج پاکستان سے باہر بھیجنے سے کس طرح روکا جاسکتا ہے اور اناج مہیا کرنے کے نظام کو کس طرح بہتر بنایا جاسکتا ہے کانفرنس میں صوبوں کے وزرائے اعظم ۔ وزرائے خوراک اور ریاستوں کے غذائی محکموں کے افسروں نے شرکت کی

اپنے ملک کی بنی ہوئی چیزیں استعمال کرو

لاہور ۲۰ جولائی شیخ صادق حسن ایم ۔ ایل ۔ اے نے ایک بیان میں کہا۔ خام اشیاء کے بدلے جو ہم بہت کم قیمت پر غیر ملکوں کو بھیجتے ہیں ہم اُن سے تیار شدہ مال بہت زیادہ قیمت پر خریدتے ہیں۔ اس طریق سے ہمارے ملک میں نہ صرف غربت ہی بڑھتی ٭

شام اور عراق نے فلسطین میں جنگ پھر شروع کر دی

یہودی چوکیوں پر شدید حملے اور گولہ باری

بغداد ۲۰ جولائی شام اور عراق کی حکومتوں نے کل رات یہ اعلان کر دیا کہ چونکہ یہودیوں نے عارضی صلح کی شرائط کی خلاف ورزی کی ہے ۔ اس لئے ہم فلسطین میں جنگ جاری رکھیں گے ۔ چنانچہ اس اعلان کے بعد فلسطین کے بعض حصوں میں جنگ پھر شروع ہو گئی ۔ یہودیوں نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ شامی فوج نے طبریہ کی چوکیوں پر زبردست حملے کئے ۔ اور شامی توپ خانے نے شدید بمباری کی ۔ جس سے یہودیوں کو سخت نقصان ہوا۔

لندن ۲۰ جولائی دنیا کے سب سے بڑے قلبی جراح سل کلاڈ بروک نے ۱۱، ۱۸ ، اور ۲۳ برس کی لڑکیوں کے دلوں کا کامیاب اپریشن کیا تینوں کی حالت بہتر بیان کیجاتی ہے جراحت کی تاریخ میں پہلی مرتبہ انسانی دل کا اپریشن کیا گیا ہے

پاکستان آنے والوں پر حکومت ہند کی نئی پابندی

تین پاؤنڈ سے زیادہ کپڑا لے جانے کی ممانعت

نئی دہلی ۲۰ جولائی حکومت ہند نے ایک اعلان کے ذریعے ہندوستان سے پاکستان جانے والے تمام لوگوں پر یہ پابندی عائد کر دی ہے کہ وہ تین پاؤنڈ سے زیادہ وزنی کپڑا اپنے ہمراہ نہیں لے جاسکتے ۔ واضح رہے کہ اب تک تیرہ پونڈ وزن تک کپڑا پاکستان لے جانے کی اجازت تھی۔

٭ ہے بلکہ بیکاری اور اخلاقی تنزل بھی پیدا ہوتے ہیں۔ ہماری گورنمنٹ کو اس بات کا انتظام کرنا چاہیئے کہ ہماری ضروریات زندگی پاکستان میں تیار ہوں۔ اور زیادہ سے زیادہ یہ پراپیگنڈہ کیا جائے کہ پاکستان کے باشندے اپنے ملک کی ہی بنی ہوئی چیزوں استعمال کریں ۔ اس سلسلے میں گورنمنٹ کو ایک مستقل کمیٹی بنانی چاہیئے جو مغربی پنجاب کو صنعتی ملک بنانے کا کام کرے ۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی اے ۔ ایل ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

الفضل روزنامہ
۲۱ جولائی ۱۹۴۸ء

کشمیر کی جنگ بند ہونی چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈین یونین نے مہاراجہ جموں و کشمیر کے ساتھ بات چیت کر کے کشمیر میں اپنی فوجیں بھیجدیں۔ اور جنگی کارروائیاں پورے زور و شور کے ساتھ شروع کر دیں۔ شروع شروع پنڈت نہرو کی حکومت کا یہ خیال تھا۔ کہ انڈین یونین کی فوجیں چونکہ تمام جدید جنگی اسلحہ اور سامانوں سے لیس ہونگی۔ اور ہندی سپاہی جدید فنون جنگ کے ماہر ہوں گے۔ اس لئے کشمیر کے باغیوں اور ان کے مددگار قبائیلیوں کو جو ان سامانوں سے محروم اور اس مہارت سے بے بہرہ ہیں۔ چند دنوں میں شکست دیدیں گے۔ اور کشمیر کو صاف کر کے رکھ دیں گے۔ اور کشمیر کی خولصورت اور حسین سرزمین انڈین یونین کا حصہ بن جائے گی۔ اور پاکستان جو مادی طاقت میں اس سے بدرجہا کمزور ہے منہ دیکھتا رہ جائے گا۔ بظاہر حالات کچھ ایسے ہی تھے۔ اور انڈین یونین کے لالچ اور خواہش تجاوز کے کامیاب ہونے کے خلاف سو فیصدی اسباب مفقود تھے۔ ایسی صورت میں انڈین یونین کو صرف انتہائی جذبہ عدل و انصاف ہی حملہ سے باز رکھ سکتا تھا۔ اس نے کشمیر کو اس طرح سہل الحصول شکار سمجھ کر نہ تو اپنی نئی نئی آزادی کے اہم مسائل کو اپنی خواہش کی تکمیل میں حائل ہونے دیا۔ اور نہ بدنامی کی ان باتوں ہی پر غور کرنے کا اسکو ہوش رہا۔ جو اس مہم کے ساتھ لازماً لپٹی تھیں۔

قدرت کو کچھ اور منظور تھا پہلے ہلہ کے ساتھ ہی انڈین یونین کو معلوم ہو گیا۔ کہ کشمیری اب وہ بزدل اور پامال قوم نہیں رہی۔ جس کو اس آسانی کے ساتھ نگلا جا سکے جس آسانی سے انہیں نگلا جانے کا اندازہ لگایا گیا تھا۔ یہاں تک کہ جب اس کے آزمودہ کار فوجیوں کو نہتے غیر تربیت یافتہ باغیوں اور ان کے مددگار قبائیلیوں سے پے بہ پے شکستیں کھانی پڑیں۔ تو ان کو محسوس ہوا کہ ان کی سکیم جو نہایت آسان نظر آتی تھی۔ اتنی آسان نہیں۔

اس احساس نے ان کو اپنی سکیم کا دوبارہ جائزہ لینے کی طرف متوجہ کیا۔ اور جنگ کے ساتھ انہوں نے ڈپلومیسی کے ہتھیار سے بھی کام لینے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ انہوں نے کشمیر کو ایک جائز مسئلہ کی صورت دینے کے لئے ایک نئی سکیم بنائی۔ اور پاکستان کے خلاف یو۔ این او میں دعوے کر دیا۔ اور پاکستان پر الزام یہ لگایا۔ کہ وہ قبائیلیوں کو کشمیر میں داخل ہونے سے نہ صرف کہ روکتا ہی نہیں بلکہ اپنے علاقہ میں ان کو اڈے بنانے کی اجازت بھی دیتا ہے۔ اور اس طرح انڈین یونین کی خواہشات میں حائل ہوتا ہے۔ اگر اسکو روکا نہ گیا۔ تو امن عالم میں خلل کا اندیشہ ہے کیونکہ انڈین یونین ایسی صورت میں مجبور ہو گی کہ قبائیلیوں کے اڈے تباہ کرنے کے لئے پاکستانی علاقہ پر حملے کرے۔ ساتھ ہی اس نے اپنی صفائی کے لئے یہ کہا۔ کہ کشمیر میں امن کرایا جائے۔ اور لڑائی کو بند کیا جائے۔ اور اس کی صورت صرف یہی ہے۔ کہ پاکستان باغیوں اور قبائیلیوں کو مدد دینی بند کر دے۔ تاکہ ہم طاقت کے زور سے یہاں اپنا تسلط قائم کر لیں امن قائم کرنے کی یہی ایک صورت ہے۔ اس کے بعد وہاں استصواب رائے کیا جائے گا۔ اور کشمیریوں کو اجازت ہو گی۔ کہ وہ خواہ پاکستان کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کریں۔ خواہ انڈین یونین کے ساتھ۔

ایک طرف تو یہ عجیب و غریب دعوے دائر کیا گیا۔ اور دوسری طرف جنگ کو زیادہ تیز کر دیا گیا۔ جب یو۔ این۔ او کے سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا اور ساتھ ہی پاکستان نے انڈین یونین کے گزشتہ چند ماہ کے اعمال کے چہرے سے نیک نیتی کا فرضی نقاب اٹھا کر دنیا کے سامنے رکھا۔ تو دنیا اس کے بھیانک منظر کو دیکھ کر چونک اٹھی۔ ہر طرف سے ملے دے ہونے لگی۔ لیکن انڈین یونین اپنی سکیم کو عملی جامہ پہنانے پر تلی رہی۔ بعد میں محسوس ہوا کہ یہ مقدمہ صرف وقت گزارنے کے لئے دائر کیا گیا ہے۔ اور اس سے منشاء ہرگز انصاف نہ تھی۔ بلکہ صرف یہ کہ برفباری کا موسم اس طرح گزار کر کشمیر کو فوجی طاقت سے تسخیر کیا جائے۔

کیا یہ حیرت ناک نہیں ہے کہ ایک طرف تو زبانی انڈین یونین دنیا کو یہ بتا رہی ہے۔ کہ وہ کشمیر میں امن چاہتی ہے۔ اور دوسری طرف عملاً جنگ میں زیادہ سے زیادہ منہمک ہو رہی ہے اور اسے زیادہ سے زیادہ لمبی کرنے کی تجاویز کر رہی ہے۔

یو۔ این او کی حفاظتی کونسل کی کشمیر کمیشن نے کہا ہے۔ کہ وہ کشمیر میں جنگ بند کرانا چاہتی ہے اگر انڈین یونین واقعی چاہتی ہے۔ کہ مسئلہ عدل و انصاف کے ساتھ طے ہو جائے۔ اور پاکستان اور اس کے درمیان جو وجوہات فراق موجود ہیں دور ہو جائیں۔ تو ہمیں امید ہے کہ انڈین یونین کمیشن کے اس مطالبہ پر فوری عمل پیرا ہونے کی کوشش کریگی۔ اور کمیشن کے کام میں مزید روڑے نہ اٹکائیگی۔ اور اس معاملہ کو جلد از جلد ختم ہونے کے لئے ہر طرح سے مدد دے گی۔

ہمیں پاکستان سے بھی یہی امید ہے کہ وہ اس معاملہ میں جس قدر اس سے ہو سکے گا مدد دے گا۔ تاکہ یہ قضیہ ختم ہو۔

اصولی یا شخصی

مدیر "پرتاپ" دہلی نے اپنے ایک ادارتی نوٹ میں لکھا ہے کہ

"مشرقی پنجاب اور مغربی پنجاب کے بارے میں میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہاں کے کئی اخبار سرکاری افسروں کی ذات پر حملہ کرتے رہتے ہیں۔ سرکاران کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتی ...... ان دونوں صوبوں کی حالت بعینہ ہندوستانی ریاستوں کی سی ہو رہی ہے۔ جہاں کا پالیٹکس اصولی نہیں بلکہ شخصی ہے۔"

ہمارے خیال میں پرتاپ کی یہ رائے اصولاً درست معلوم ہوتی ہے۔ دونوں پنجابوں میں ابھی سیاسی بیداری ایسی نہیں ہو چکی۔ کہ ہم ذاتیات سے بلند ہو گئے ہوں۔ اور محض اصول کے لئے کسی بات کے حق میں ہوں یا اس کی مخالفت کرتے ہوں۔ ہمارے بیشتر ادارئے ذاتیات کے نقطہ نظر سے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہمارے سامنے سوال یہ نہیں۔ کہ فلاں بات ملک کے لئے اچھی ہے یا بری بلکہ سوال یہ ہوتا ہے۔ کہ بات چونکہ فلاں دشمن نے کہی ہے۔ اس لئے اسکی مخالفت ضرور کرنی چاہیئے۔ یا فلاں شخص نے کہی اس لئے اسکی تائید ضرور ہونی چاہیئے۔

ہمیں یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے۔ کہ یہ مرض مغربی پنجاب میں بہت پھیلا ہوا ہے۔ ہم کسی بات پر بے غرض ہو کر رائے زنی کرنے کے عادی نہیں ہیں۔ جس کا صریح نتیجہ یہی نکل رہا ہے۔ کہ ہم عوام کی راہنمائی کرنیکی بجائے انکو غلط راستہ پر چلا رہے ہیں۔

اگرچہ ذاتیات کو بالکل فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن ایسے پریس سے جو تمام تر شخصی اثرات کے ماتحت کام کر رہا ہو۔ ملک کے فائدے کی زیادہ توقع نہیں کی جا سکتی۔

ہمیں امید ہے کہ ہم بہت جلد اس درجہ سے اپنے آپ کو بلند کرنے کی کوشش کرینگے اور ملک و قوم کے لئے صحیح معنوں میں مفید ثابت ہوں گے۔

مہاجر ایم ایل اے اصحاب کے مطالبات

پنجاب اسمبلی کے مہاجر ایم۔ ایل۔ اے اصحاب نے حکومت کو الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ اگر ان کے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے۔ تو وہ حکومت کو امداد نہیں دیں گے۔ مطالبات حسب ذیل ہیں:۔

اول یہ کہ مہاجر ممبروں کو وزارت میں نمائندگی دی جائے۔ دوم یہ کہ ضلع وار آبادی کی تجویز مان لی جائے۔

ہمیں امید ہے کہ مہاجر ایم۔ ایل۔ اے اپنے اس فیصلہ پر دوبارہ غور فرمائیں گے کیونکہ جہاں تک ملک کے مفاد اور ان کے اپنے مفاد کا تعلق ہے۔ یہ طریق درست نہیں معلوم ہوتا قطع نظر اس سے کہ دونوں مطالبات دانشمندی پر مبنی ہیں یا نہیں۔ یہ الٹی میٹم کا طریق نہ تو اسلامی نقطہ نظر سے درست ہے۔ اور نہ جمہوری اصول کے مطابق ہے۔

جمہوریت کے اصول کے مطابق اگر کسی پارٹی کے ممبروں کو حکومت سے اختلاف ہو۔ تو اس کا یہ طریق نہیں۔ کہ حکومت کو چیلنج دیئے جائیں۔ بلکہ ایسے اختلافات الگ طے ہونے چاہئیں۔ اور یا پھر چاہیئے۔ کہ ایوان میں اپنی اکثریت پیدا کر کے فیصلہ حکومت کو تبدیل کیا جائے۔

حضرت خلیفہ اول رضؓ کی چند اکسیریں

(۱) زوجام عشق مردانہ طاقت کی خاص دوا ایک ماہ کے لئے بیس روپے
(۲) قرص جواہر۔ اعضائے رئیسہ کے لئے ۱۰۰ گولی چھ روپے
(۳) نورمنجن پایوریا کا علاج ہے دانت محفوظ رکھتا ہے دو روپے
(۴) سرمہ مبارک آنکھوں کی جملہ امراض کا علاج دو روپے ۸ آنے
(۵) افسنتین مرکب۔ معدہ کی اصلاح کرتی وہم اور غم دور کرتی ہے ایکماہ چھ روپے
(۶) تریاق اٹھرا مکمل کورس پچیس روپے
(۷) عنبرلین۔ خون پیدا کرتی اور خون صاف کرتی ہے ڈیڑھ ماہ دو روپے
(۸) حب بواسیر ۱۰۰ ٹکیہ آٹھ روپے
(۹) حب شفاء برائے کھانسی و زکام ۱۰۰ گولی چھ روپے
(۱۰) اولاد نرینہ بیس روپے
(۱۱) قرص خاص برائے امراض خاص مردوں کے لئے ۱۰۰ ٹکیہ آٹھ روپے
(۱۲) رفیق نسواں ماہواری کی خرابیوں کا علاج خوراک ایکماہ آٹھ روپے

فائدہ نہ ہو تو خالی شیشی واپس آنے پر قیمت واپس کر دی جاتی ہے یہ گارنٹی آپ کے روپے کی حفاظت کرتی ہے۔

دواخانہ نور الدین رضؓ جودھامل بلڈنگ لاہور

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۳۷

اونٹ کا گھٹنا باندھو پھر اس کے بعد خدا پر توکل کرو

اپنے پہلے وجود کو مارو اور ایک نیا وجود پیدا کرو تاکہ تمہاری سستی اور غفلت کی عادتیں جاتی رہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۶ اپریل ۱۹۴۸ء سنہ عرتن باغ لاہور
مرتبہ - مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

پہلے تو میں نظارت تعلیم و تربیت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ یہ سائبان جو آج لگائے گئے ہیں نماز کے لئے کافی نہیں۔ انہوں نے نمازیں متواتر ہوتی دیکھی تھیں۔ اور ان کو معلوم ہونا چاہیئے تھا۔ کہ جمعہ کی نمازیں اس سے زیادہ لوگ آتے ہیں۔ جتنے لوگوں کے لئے یہ سائبان تیار ہوئے ہیں۔ اس لئے انہیں فوراً کچھ اور سائبان تیار کرانے چاہئیں۔ جس سے لوگوں کو جمعہ کی نماز کے وقت تکلیف نہ ہو۔ اگر خدا تعالےٰ نے ہمیں جلد کسی

مرکز

کے بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ تو وہاں بھی مسجد فوراً تو نہیں بن جائے گی۔ اور نہ وہ مسجد اتنی کافی ہوگی کہ ہمیں سائبان نہ لگانے پڑیں۔ وہاں بھی موجودہ سائبانوں سے زیادہ سائبانوں کی ضرورت ہوگی۔ ہاں ایک صورت ضرور ملحوظ رکھنی چاہیئے۔ اور وہ یہ کہ سائبان چھوٹے چھوٹے ہوں جن کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے پھیلایا جا سکے۔ تاکہ کناروں پر جو چھوٹی چھوٹی جگہیں رہ جاتی ہیں۔ ان میں بھی سائبان آسانی سے لگ سکیں

اس کے بعد میں جماعت کو پھر اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دن

نازک سے نازک تر

آرہے ہیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ ابھی آپ میں سے بہت سے لوگ آئندہ آنے والے خطرات سے پوری طرح واقف نہیں ہوئے۔ اور شائد وہ یہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ واقف نہ ہوں۔ وہ میری باتوں کو ایک کان سے سنکر دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔ اور اس کبوتر کی طرح جو بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ سمجھ رہے ہیں کہ محض آنکھیں بند کر لینے سے وہ خطرہ سے محفوظ ہو جائیں گے۔ لیکن یہ درست نہیں خطرے آنکھیں بند کر لینے سے دور نہیں ہوا کرتے۔ خطرے مقابلہ کرنے سے دور ہوتے ہیں۔ بے شک مقابلہ کی مختلف اقسام ہیں۔ کچھ لوگ

خالص دنیوی

سامانوں کو مقابلہ کی تیاری سمجھتے ہیں۔ اور کچھ لوگ خالی بیٹھ رہنے اور خدا تعالےٰ پر ایک

جھوٹا توکل

کر لینے کو خطرہ سے محفوظ رہنے کا سامان قرار دیتے ہیں۔ لیکن یہ دونوں گروہ غلطی پر ہوتے ہیں نہ تو خطرات کے لئے صرف جسمانی کوششیں خصوصاً ان قوموں کی جو کمزور ہوں کافی ہوتی ہیں۔ اور نہ خطرات سے جھوٹے توکل انسان کو بچایا کرتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے دنیا میں

دو قانون

جاری کئے ہیں۔ ایک مادی اور ایک روحانی۔ مادی قانون کے ماتحت وہ ساری تیاری جو خدا نے کسی چیز کے لئے مقرر کی ہوئی ہے۔ اس کا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ وہ تمام قسم کے سامان جن سے ان خطرات کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ ان کو مہیا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ وہ تمام قسم کی جتھہ بازی جس جتھہ بازی کا سامان کرنا ان خطرات کے دور کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اس جتھہ بازی کا مہیا کرنا بھی نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی پھر خدا تعالےٰ پر توکل کرنا جس کے معنے زیادہ سے زیادہ کام کرنے کے بھی ہوتے ہیں۔ وہ بھی ضروری ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ پر توکل محنت اور قربانی کے بعد ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں ایک دفعہ

ایک وفد

آیا۔ اس وفد کے افراد میں سے ایک شخص جلدی سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کو اس وفد کے آنے کی اطلاع مل گئی تھی۔ اور آپ سمجھتے تھے۔ کہ اس کے مدینہ میں داخل ہونے کے بعد اتنی جلدی کوئی شخص آپ کے پاس نہیں پہنچ سکتا تھا آپ نے اس سے پوچھا۔ کہ تم نے اپنی سواری کا کیا انتظام کیا ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میں نے اپنے اونٹ کو خدا تعالےٰ کے توکل پر چھوڑ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جاؤ اپنے

اونٹ کا گھٹنا باندھو

اور اونٹ کا گھٹنا باندھنے کے بعد خدا پر توکل کرو پس وہ لوگ بے وقوف ہوتے ہیں جو دنیوی سامانوں کے جمع کرنے کے بغیر خدا پر توکل کرتے ہیں۔ ہم ثنویت کے قائل نہیں جیسے بگڑا ہوا زرتشتی مذہب ثنویت کا قائل ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ خدا دو ہیں۔ ایک نے نیکی پیدا کی ہے اور دوسرے نے بدی پیدا کی ہے۔ ایک خدا نے نور پیدا کیا ہے اور دوسرے خدا نے ظلمت پیدا کی ہے۔ ایک خدا نے آرام دہ چیزیں پیدا کی ہیں۔ اور دوسرے خدا نے تکلیف دہ چیزیں پیدا کی ہیں۔ ہمارا ان کی طرح یہ عقیدہ نہیں کہ خدا دو ہیں۔ ایک نے روحانیت پیدا کی ہے۔ اور دوسرے نے مادیت پیدا کی ہے۔ اگر دو خدا ہوتے۔ اور ہم روحانی خدا کے ساتھ ہوتے۔ تو ہم کہہ سکتے تھے۔ کہ ہم اپنے خدا کے پیدا کئے ہوئے سامانوں سے فائدہ اٹھائیں گے ہم دوسرے خدا کے پیدا کئے ہوئے سامانوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن

اسلام کے رو سے

روح کا پیدا کرنے والا بھی وہی خدا ہے۔ اور مادہ کا پیدا کرنے والا بھی وہی خدا ہے پس جس طرح روحانی سامانوں سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔ اسی طرح جسمانی اور مادی سامانوں سے فائدہ اٹھانا بھی ضروری ہے۔ جس طرح وہ اس بات پر ہم سے ناخوش ہوتا ہے۔ کہ ہم نے کیوں روحانی سامانوں سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ کیوں عبادت الٰہی سے غفلت برتی۔ کیوں دعاؤں میں کوتاہی کی۔ کیوں اس پر

یقین اور توکل

نہ کیا۔ اسی طرح وہ اس بات پر بھی خفا ہوتا ہے۔ کہ کیوں ہم نے ان مادی سامانوں کو استعمال نہیں کیا۔ جو اس نے ہمارے لئے دنیا میں پیدا کئے تھے۔ وہ قرآن کریم میں بڑے زور سے فرماتا ہے کہ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض۔ کیا تم

خدائی تعلیم

کے ایک حصہ پر ایمان لاتے ہو۔ اور دوسرے حصہ کا انکار کرتے ہو۔ حالانکہ یہ بھی خدا کا پیدا کیا ہوا ہے۔ اور وہ بھی خدا کا پیدا کیا ہوا ہے پس روحانی سامانوں کا جمع کرنا اور مادی سامانوں کا جمع کرنا دونوں ایک وقت میں ضروری ہوتے ہیں خصوصاً اس قوم کے لئے جس کے پاس مادی سامان کم ہوتے ہیں۔ یا اس کے افراد کی تعداد کم ہوتی ہو اس کے لئے جہاں

روحانی سامان

نہایت ضروری ہوتے ہیں۔ وہاں مادی سامانوں کا جمع کرنا بھی نہایت اہم ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آدمی تھوڑے تھے مگر آپ نے کام کرنا چھوڑ نہیں دیا۔ بلکہ اس لئے کہ آدمی کم تھے۔ آپ نے ان سے زیادہ سے زیادہ کام لینا شروع کیا ہوا تھا۔ مکہ والوں کے دل میں جو

مسلمانوں کی دشمنی

تھی۔ وہ انتہا تک پہنچی ہوئی تھی۔ مگر ہمیں نظر آتا ہے۔ کہ مکہ والے تو حملہ کرکے سو جاتے تھے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سونے نہیں دیتے تھے۔ بلکہ حملہ کے بعد حملہ کرواتے تھے۔ اور وفد کے بعد وفد باہر نگرانی اور حفاظت کے لئے بھجواتے تھے۔ اور متواتر صحابہ کو فنون جنگ سیکھنے پر آمادہ کرتے۔ اور پھر اس بات کی نگرانی فرماتے۔ کہ وہ فنون جنگ سیکھنے میں حصہ لیتے ہیں یا نہیں۔ ہماری جماعت کو بھی ان امور کی

اہمیت

سمجھنی چاہیئے۔ مت سمجھو کہ خطرہ گزر گیا ہے۔ خطرہ اس سے بھی زیادہ شدید پیش آنے والا ہے۔ جتنا کہ پیچھے آیا۔ اگر اس کے آنے سے پہلے ہم لوگ تیاری کر لیں گے۔ تو یقیناً اللہ تعالےٰ وہ مصیبتیں ہماری جماعت پر وارد نہیں کرے گا۔ لیکن اگر ہم غفلت کریں گے تو اللہ تعالےٰ غنی ہے۔ وہ ان لوگوں سے جو اس کے بنائے ہوئے قانونوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے بیزاری ظاہر کرتا ہے۔ اور ان کی مدد سے دستکش ہو جاتا ہے۔ پس وقت کو سمجھو۔ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ نمازوں اور عبادتوں میں چست ہو جاؤ۔ جہاں تک ہو سکے تہجد پڑھنے کی کوشش کرو۔ اپنے بچوں اور بیویوں کو بھی تہجد کا پابند بناؤ۔ ہر قسم کی مالی اور جسمانی قربانی کرنے اور وقت کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے پوری کوشش کرو۔ عادتوں کا چھوڑنا آسان کام نہیں۔ تمہیں

سستی اور غفلت

کی عادت پڑی ہوئی ہے۔ عادتیں موت کے بعد چھوٹا کرتی ہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر موت وارد نہیں کرتا۔ اور ایک نیا وجود نہیں بن جاتا۔ اس وقت تک اس کی عادتیں دور نہیں ہوتیں۔ پس اپنے پہلے وجود کو مارو۔ اور ایک نیا وجود پیدا کرو۔ تاکہ تمہاری سستی اور غفلت کی عادتیں جاتی رہیں۔ خطرہ کا دن آنے والا ہے۔ اس سے پہلے پہلے تیار ہو جاؤ تا تمہاری قربانی کو دیکھ کر خدا تعالےٰ کی غیرت بھی بھڑکے اور وہ کہے کہ میرے بندوں سے جو کچھ ممکن تھا وہ انہوں نے کر لیا۔ اب جو کسر باقی ہے۔ وہ مجھے پوری

کرنی چاہیئے۔

خطبہ ثانی میں حضور نے فرمایا

مجھے آج ہی ایک رقعہ ملا ہے جس میں پونچھ کے احمدی شہداء کے متعلق اطلاع دی گئی ہے سفر پر جانے سے پہلے جموں سے ایک دوست آئے تھے انہوں نے بھی بتایا تھا کہ وہاں ہمارے کون کون سے دوست شہید ہوئے ہیں اور آج اس علاقہ کے مبلغ کی طرف سے بھی تفصیلاً رپورٹ آ گئی ہے

بابو عبد الکریم صاحب

جو پونچھ کے سیکرٹری جماعت تھے اور نہایت جوشیلے احمدی تھے۔ شہید کر دیئے گئے ہیں یہ وہی ہیں جنہوں نے جامعہ ازہر کے پروفیسر سے وفات مسیح کے متعلق فتویٰ لیا اور پھر اخبارات میں شائع کرایا اب ان کے حالات کی تفصیل آئی ہے وہ وہاں اطمینان سے بیٹھے رہے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم یہ جگہ نہیں چھوڑیں گے کچھ دن کسی محلہ میں رہنے کے بعد وہ مسجد احمدیہ میں آ گئے وہاں سکھ اور ہندو قابض ہو چکے تھے انہوں نے پہلے ان کو باندھ دیا پھر ان کی بڑی بیوی کو مارا۔ پھر ان کی لڑکیوں کو مارا۔ پھر ان کی جوان بیوی سے بدکاری کرنے کی کوشش کی۔ اس پر عبد الکریم صاحب نے رسیاں توڑنے کی کوشش کی اور شور مچایا تو ان کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اس کے بعد ان کی ایک بیوی اور ایک لڑکی کا پتہ نہیں چلا۔ کہ وہ کہاں گئیں۔ مسجد احمدیہ بنانے کے لئے جہلم سے

کئی مستری

گئے ہوئے تھے۔ اور ان کے پانچ سات خاندان وہاں رہتے تھے۔ وہ بھی سارے کے سارے شہید کر دیئے گئے ہیں۔ ان حالات کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا، ان کا خیال رکھو۔ غور کرو۔ غور کرو اور پھر اپنی ذمہ واریوں کو سمجھو) میں جمعہ کی نماز کے بعد ان سب کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ اسی طرح میں اس نماز جنازہ میں ان تمام احمدی شہداء کو شامل کروں گا جو

مشرقی پنجاب

یا ریاست جموں میں مارے گئے ہیں۔ خواہ ہم نے پہلے ان کا جنازہ پڑھا ہے یا نہیں تاکہ ایک دفعہ پھر سب کے لئے دعا ہو جائے:۔

مشرقی افریقہ جانیوالے اصحاب

(۱) مندرجہ ذیل احمدی کاریگروں کے پرمٹ مشرقی افریقہ میں آنے کے لئے گورنمنٹ سے حاصل کر لئے گئے ہیں۔ یہ دوست جلد از جلد مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں تاکہ ان کو پرمٹ بھیج دی جائے اور ان کا کرایہ بھی روانہ کیا جائے:۔

(۱) مستری فیروز الدین صاحب ولد عمر دین صاحب ننکانہ (۲) محمد اکرم صاحب غلام احمد صاحب محمد نگر لاہور (۳) رحمت اللہ صاحب ولد مہر دین صاحب ننکانہ (۴) محمد رمضان صاحب ولد علم دین صاحب (۵) محمد کریم صاحب ولد فضل کریم صاحب گجرات (۶) عبد الرحیم صاحب ولد الٰہی بخش صاحب ننکانہ (۷) محمد ایوب صاحب ولد عبد الرحیم صاحب ننکانہ (۸) حافظ محمد یوسف صاحب ولد غلام رسول صاحب آف دار الرحمت قادیان (۹) عبد السلام صاحب ولد عبد اللہ خان صاحب آف دار الرحمت قادیان (۱۰) سید محمد یعقوب صاحب ولد سید غلام مصطفیٰ صاحب (۱۱) شریف احمد صاحب ولد جمال دین صاحب معرفت حافظ ہوٹل کراچی۔

مندرجہ بالا دوستوں کے علاوہ ذیل کے دوستوں کے پرمٹ جناب وکیل التبشیر کی خدمت میں روانہ کر دیئے جا چکے ہیں۔ یہ دوست بھی براہ راست مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں کہ ان کو بھی کرایہ کی رقم روانہ کرائی جا سکے (۱) نور محمد صاحب ولد غلام حسین صاحب (۲) ضیاء الدین صاحب ولد ملک نور دین صاحب (۳) محمد اصغر صاحب ولد محمد یوسف صاحب (۴) عبد الرحمٰن صاحب ولد چوہدری مولا بخش صاحب (۵) سراج دین صاحب ولد امام الدین صاحب (۶) ناصر احمد صاحب ولد مستری فضل دین صاحب (۷) اقبال احمد صاحب ولد ماسٹر مظہر علی صاحب اظہر آف آئرن سٹیل ورکس قادیان (۸) مبارک احمد صاحب ولد مستری مہر دین صاحب آف قادیان (۹) عطا محمد صاحب ولد دین محمد صاحب درویش زندگی آف قادیان (۱۰) اللہ دتہ صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب (۱۱) عبد الخالق صاحب ولد امام نبی صاحب۔ مزید خط و کتابت کا پتہ:۔

Mr Fazal Ilahi c/o Messrs onslows Ltd
P.O Box 10 Kisumu
Br East Africa

دعا گو خاکسار عبد السلام بھٹی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پوسٹ بکس ۱۲۳ کسمو مشرقی افریقہ)

اپنے امام کی تحریک کو کامیاب بناؤ

فارغ البال دوست قادیان جانے کیلئے اپنے نام پیش کریں

قادیان کی برکات سے فائدہ اٹھانے اور ثواب کمانے کا بہترین موقعہ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی تھی کہ چونکہ موجودہ حالات میں قادیان کی احمدی آبادی کا بار بار تبادلہ مشکل ہے، اور اس میں بعض قانونی پیچیدگیاں بھی ہیں۔ اس لئے جو دوست دنیا کے دھندوں سے فارغ البال ہو چکے ہوں انہیں چاہیئے کہ قادیان جانے کے لئے اپنے نام پیش کریں اور مقدس مرکز سلسلہ میں مستقل رہائش اختیار کر کے قادیان کی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔ حضور کی اس تحریک پر بعض دوستوں نے اپنے نام پیش کئے جن میں سے بعض قادیان جا چکے ہیں اور بعض کا لوٹ کی انتظار میں ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک حضور کی یہ مبارک اور ضروری تحریک سب دوستوں تک نہیں پہنچی کیونکہ جس تعداد میں نام آنے چاہیئے تھے ابھی تک اس تعداد میں نہیں آئے۔ پس اس اعلان کے ذریعہ یہ تحریک دوبارہ جماعت تک پہنچائی جاتی ہے۔ پریذیڈنٹ اور امراء صاحبان کو چاہیئے کہ حضور کی یہ ضروری تحریک سب دوستوں تک پہنچا دیں اور نام پیش کرنے والے دوستوں کی فہرست جلد تیار کر کے دفتر حفاظت قادیان جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور میں بھجوا دیں یہ موقعہ دوہرے ثواب کا موقعہ ہے۔ یعنی ایک تو خدمت مرکز کا ثواب اور دوسرے قادیان کی برکات کا حصول۔ مکرمی بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی اور دوسرے درویشان قادیان کے مضامین سے دوستوں کو معلوم ہو چکا ہے کہ موجودہ حالات کے نتیجہ میں آج کل قادیان کی زندگی کتنے روحانی فیوض سے معمور ہے۔ گویا کہ وہ سب کے سب بہ نفس مجسم روحانیت بن چکے ہیں۔ کیونکہ قادیان میں رہنے والے دوستوں کو دنیا کے دھندوں سے کوئی سروکار نہیں اور ان کی زندگی کا ہر لمحہ روحانی مشاغل کے لئے وقف ہے۔ قرآن و حدیث کا درس۔ نوافل۔ نمازوں اور خصوصاً تہجد کا التزام۔ خشوع و خضوع میں ڈوبی ہوئی دعائیں کا پروگرام۔ نفلی روزوں کی برکات اور پھر ذات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بابرکت گھر اور بیت الدعا اور مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ اور بہشتی مقبرہ میں ذکر الٰہی کے موقعے۔ یہ وہ عظیم الشان نعمتیں ہیں۔ جن سے جماعت کا بیشتر حصہ آج کل محروم ہے۔ مگر آپ کے لئے تھوڑی سی قربانی کے نتیجہ میں ان نعمتوں کا دروازہ کھل سکتا ہے اور قادیان کا موجودہ ماحول ان نعمتوں سے بہترین صورت میں فائدہ اٹھانے کا موقعہ پیش کرتا ہے پس جو دوست دنیا کے دھندوں سے فارغ ہو چکے ہوں یا اپنے آپ کو فارغ کر سکیں۔ ان کے لئے خدمت اور ثواب کا بہترین موقعہ ہے۔ وہ اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے آئیں۔ اور اس مبارک موقعہ سے جس سے زیادہ مبارک موقعہ غالباً اس رنگ میں پھر کبھی میسر نہیں آئے گا۔ اپنی زندگیوں کو روحانی برکات سے مزین کر لیں اور پھر جو لوگ موصی ہیں ان کے لئے اس نعمت کا رستہ بھی کھلا ہے۔ کہ اگر اس عرصہ میں ان کی وفات مقدر ہو۔ تو ادھر ادھر امانتاً دفن ہونے کی بجائے وہ براہ راست مقبرہ بہشتی میں پہنچ کر ملاقات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسمانی اور روحانی قرب حاصل کر سکتے ہیں اور بالآخر کیا معلوم کہ ہمارے قادیان کے درویشوں کی عاجزانہ دعائیں ہمارے پیارے مرکز کو جلد تر واپس لانے میں بھی حضور کے زیادہ مؤثر ثابت ہوں۔ فاستبقوا الخیرات یا اولی الابصار

خاکسار مرزا بشیر احمد آف قادیان رتن باغ
لاہور۔ ۲۰ جولائی ۱۹۴۸ء)

تار کا پتہ: "کھجور کراچی"

کراچی میل

اب احباب ہمارے ذریعہ ہر قسم کا مال خرید و فروخت کر کے بفضل خداوند تعالیٰ فائدہ اٹھائیں

منصور برادرز کمیشن ایجنٹس

پوسٹ بکس ۳۸۹ کراچی ۳

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کریں:۔

(ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت میر محمد اسماعیل رضی اللہ عنہ

آہ ابا جان

(از محترمہ طیبہ صدیقہ بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی)

کوئے جاناں میں رہیں گے اب مزے سے تاحشر
یاد پھر بڑھ رہے جب تیرا اشارہ ہو گیا

آج ۱۸ جولائی ہے۔ آہ آج میرے ابا جان کی وفات کو پورا ایک سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ ہمارا مرکز ہمارے ہاتھ سے چھین جانے کی وجہ سے ہم اپنے ان عزیزوں سے جو بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں جدا ہو گئے ہیں کس قدر تکلیف دہ بات ہے کہ ہم اپنے ان عزیزوں کے مزار پر جا کر دعا بھی نہیں کر سکتے ابا جان کی وفات گزشتہ سال ۱۸ جولائی کو ہوئی تھی اور اس کے پورے ایک ماہ کے بعد ہم اپنا پیارا مرکز چھوڑنے پر مجبور کر دیئے گئے۔ ابا جان کی صحت تو بعض تکلیفوں کی وجہ سے ہمیشہ ہی کمزور رہا کرتی تھی۔ اور وفات سے دو مہینے پہلے تو وہ بہت بیمار تھے۔ لیکن پھر بھی ایسی حالت نہ تھی کہ یہ خیال ہوتا کہ ان کی وفات اتنی جلدی ہو جائے گی۔ اب میں سوچتی ہوں تو اس میں بھی مجھے اپنے قادر مطلق کی بہت بڑی حکمت نظر آتی ہے۔ ایک ایسا شخص جس نے اپنی عمر کا کچھ حصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں گزارا ہو اور جس کو قادیان سے ایسی محبت تھی۔ جس کا انہوں نے اپنے ایک شعر میں یوں ذکر کیا ہے۔

بعد مردن روح میری جسم سے کہنے لگی
تیرے چھٹنے سے ہوئے قادیاں چھٹنے کا غم

اگر خدا تعالیٰ ان کی عمر کو اور لمبی کر دیتا اور وہ ہجرت کر کے قادیان سے آتے۔ تو نہ معلوم ان کا کیا حال ہوتا ابا جان کو قادیان اور بہشتی مقبرے کی جو تڑپ تھی وہ خدا تعالیٰ نے پوری کی جیسا کہ انہوں نے اس شعر میں ہے جو میں نے شروع میں لکھا ہے پھر میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے ابا کی خواہش پوری کی۔ اور انہیں بہشتی مقبرہ میں ان کی خواہش کے مطابق جگہ ملی۔ ورنہ اگر وہ زندہ رہتے تو بھی ہوتا تھا اور یہاں آکر بھی ہوتا۔ پس ہمارے خدا تعالیٰ کا ہم پر یہ کتنا بڑا احسان ہے۔ اب میں ابا جان کی زندگی کے کچھ حالات لکھتی ہوں۔

خدا تعالیٰ سے محبت

ابا جان کو خدا تعالیٰ سے بے حد محبت تھی۔ اس کا ذکر انہوں نے اپنی کتاب بخار دل میں کئی نظموں میں کیا ہے اور بعض نظمیں تو صرف اللہ تعالیٰ کے عشق میں سرشار ہو کر کہی گئی ہیں۔ ابا جان نماز کے بہت پابند تھے قرآن مجید باقاعدہ تلاوت کیا کرتے تھے اور قرآن مجید کا علم آپ کو بہت تھا۔ آخری عمر میں بیماری کی وجہ سے کئی سال روزے نہ رکھ سکے۔ لیکن تہجد باقاعدہ پڑھا کرتے تھے۔ اعتکاف میں بیٹھنے کا بہت شوق تھا۔ لیکن جب بھی اعتکاف میں بیٹھنے کا ارادہ کرتے تھے بیمار ہو جاتے تھے کیونکہ آپ کو دمہ کا عارضہ تھا۔ حضرت مسیح موعود اور آپ کے قائم کردہ سلسلہ پر آپ کو سچا ایمان تھا۔ اس کے متعلق ایک نوٹ آپ کی وفات کے بعد آپ کی وصیت کی نوٹ بک میں نکلا تھا۔ جو یہاں درج کرتی ہوں۔

یا اللہ یہ جھوٹ نہ ہو

"میں اللہ تعالیٰ کو مع اس کی ذات صفات اور توحید کے مانتا ہوں۔ سب پیغمبروں کو بھی اور آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا نبی رسول مسیح موعود اور مہدی اور ہادی یقین کرتا ہوں۔ قیامت حشر نشر شفاعت جزا سزا جنت دوزخ عرش فرشتوں کا قائل ہوں۔ حضرت خلیفہ اول کو خلیفہ اوّل اور خلیفہ ثانی کو حضور علیہ السلام کا دوسرا خلیفہ اور بشیر موعود یعنی مصلح موعود سمجھتا ہوں۔ اور احمدیت کے اسرار اعظم کی راہ پر چلنے والا اور موصی ہوں اور اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ میرا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔ م۔ا"

(۲) رسول کریم صلعم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کو جو محبت تھی۔ اس کا علم آپ کی ان نظموں سے ہوتا ہے۔ جو آپ نے ان کی شان میں کہیں ہیں۔ جب آپ کی صحت اچھی تھی۔ اس وقت آپ چند مہینے مسجد مبارک کے حجرے میں بھی رہے تھے اور دن رات دعاؤں میں مصروف رہتے تھے جب تک آپ کی صحت اچھی رہی۔ آپ باقاعدہ مسجد جایا کرتے تھے اور نماز کے علاوہ بھی مسجد میں بیٹھتے تھے۔ لیکن جب آپ کی صحت نے جواب دیدیا تو آپ نمازیں بھی گھر میں ہی پڑھتے تھے بیماری کی وجہ سے آپ کو نیند نہیں آتی تھی۔ اور بعض دفعہ آپ ساری ساری رات دعائیں کرتے رہتے یا تصنیف کا کام کرتے آپ کو سچی خوابیں بھی بہت آتی تھیں۔ اور الہام بھی ہوتے تھے اپنے بعض الہامی شعر اور مصرعے آپ نے بخار دل میں لکھے ہیں۔ آپ کی تمام خوابیں ایک کاپی میں لکھی ہوتی آپ کی وفات کے بعد ملی تھیں۔ لیکن افسوس ہے کہ وہ کاپی قادیان میں ضائع ہو گئی۔ آپ کو ایک خواب کی بناء پر اپنی وفات کی بھی اطلاع تھی کہ جمعہ کے دن ہو گی۔ اور اپنی عمر کا بھی علم تھا۔ آخری دنوں میں جب آپ زیادہ بیمار تھے تو روزانہ صبح اٹھ کر دن پوچھا کرتے تھے کہ آج کونسا دن ہے اور آپ نے کئی دفعہ ہماری والدہ کو بھی کہا تھا۔ کہ میری وفات جمعہ کے دن ہو گی۔ صبح آٹھ بجے یا شام کو آٹھ بجے۔ اگر صبح آٹھ بجے ہوئی۔ تو میرے والد کی وفات کے وقت ہو گی اور شام کے آٹھ بجے ہوئی۔ تو میرے بھائی کی وفات کے وقت ہو گی۔ اور وہی ہوا جو آپ کہتے تھے یعنی جمعہ کے دن عین اسی وقت آپ کی وفات ہوئی جس وقت ہمارے چچا جان رضی کی وفات ہوئی تھی

(۳) میرے ابا جان خیر کم خیر کم لاھلہ کے پورے پورے مصداق تھے۔ آپ کی دو بیویاں تھیں۔ لیکن آپ کا دونوں بیویوں سے سلوک اتنا عمدہ اور مساوی تھا کہ ہمیں بچپن میں کبھی یہ معلوم ہی نہ ہو سکا کہ ہماری سگی والدہ کونسی ہیں۔ اپنی اولاد سے آپ کا سلوک بے حد اچھا تھا لڑکیوں سے خاص طور پر محبت کرتے تھے حدیث میں آیا ہے کہ جس شخص کی تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو لڑکیاں یا دو بہنیں ہوں۔ پھر اس نے ان کی اچھی تربیت کی اور ان کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کیا۔ اس کے لئے جنت ہے (جامع ترمذی)

آپ اس حدیث پر پورا پورا عمل کرنے والے تھے۔ آپ نے اپنی لڑکیوں کو اچھی تعلیم دلوائی۔ اور دینی تعلیم دلوانے کے بہت شوقین تھے۔ آپ کی کوئی لڑکی جب امتحان میں اچھے نمبر لیکر پاس ہوتی تو آپ بہت خوش ہوتے اور ہمیشہ لڑکیوں کو دینی تعلیم حاصل کرنے کی تاکید کرتے رہتے آپکو اپنی ہمشیرہ اور بھائی سے بھی بے حد محبت تھی حضرت اماں جان کو تو آپ اپنی والدہ کیطرح سمجھتے تھے اور اس کا بے حد ادب عزت و احترام کرتے تھے۔ آپ نے حضرت اماں جان کی کبھی کسی بات کا انکار نہیں کیا اور انکی ذراسی تکلیف پر آپ تڑپ جاتے تھے باوجودیکہ آپکی صحت بہت خراب رہتی تھی لیکن پھر بھی آپ تیسرے چوتھے دن حضرت اماں جان کی صحت کا معائنہ کرنے ضرور تشریف لے جاتے تھے۔ حضرت اماں جان کی محبت کے متعلق آپ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

غلط اس کا کچھ سنا تھا مگر وہ بھی رنگ ہو
نصرت جہاں کا دیکھے اگر جو اسرار رنگ

حضرت اماں جان سے آپ کی محبت کا یہ حال تھا کہ جب میری بچی کا نام ہماری سب کی خواہش کے مطابق حضرت اماں جان نے نصرت جہاں رکھا۔ تو ابا جان کہنے لگے کہ اسے پیار سے ننھی پکارا کرتا۔ کیونکہ حضرت اماں جان کو بچپن میں سب ننھی کہتے تھے۔ آپ کو میری بچی سے اماں جان کی ہمنام ہونے کی وجہ سے بے حد محبت تھی آخری دنوں میں جب آپ بالکل بے ہوش رہتے تھے ایک دن آپ کو کچھ ہوش تھی۔ میں آپ کے پاس کھڑی تھی اور عزیزہ ننھی بھی وہاں کھڑی تھی میری والدہ کہنے لگیں کہ ننھی آپ کو سلام کہتی ہے۔ بڑی درد میں ڈوبی ہوئی آواز سے کہنے لگے۔ "ننھی میں بہت بیمار ہوں۔ میرے لئے دعا کرو" اپنی وفات سے دو مہینے پہلے جب آپ کی صحت اچھی تھی۔ ایک دن آپ صبح ہی صبح بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔ جب وہاں سے واپس آئے تو میری والدہ نے پوچھا کہ آپ اماں جان سے بھی مل آئے ہیں تو کہنے لگے "میں تو آج مردوں سے ملنے گیا تھا"

اسی طرح آپ کو اپنے باقی خاندان سے بھی بے حد محبت تھی۔ اور چونکہ آپ ڈاکٹر تھے اس لئے ہمارے خاندان کو بھی آپ کی ضرورت پیش آتی رہتی تھی۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا تھا کہ آپ بیمار ہوتے تھے اور کوئی خاندان کا عزیز بیمار ہو جاتا تو آپ بیماری کی حالت میں اسے دیکھنے تشریف لے جاتے اور اپنی بیماری کی کچھ پرواہ نہ کرتے اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ آپ کسی مریض کو دیکھ کر واپس آتے تو آپ کی تکلیف زیادہ ہو جاتی تھی۔

آپ میں خدمت خلق کا مادہ بہت تھا آپ نے کبھی کسی بیمار سے فیس نہیں لی۔ ہمیشہ سب کا علاج مفت کرتے تھے ہمارے دروازے پر ہمیشہ بیماروں کی بھیڑ لگی رہا کرتی تھی۔ قادیان کے ارد گرد کے دیہات میں آپ کا نام "خیراتی ڈاکٹر" مشہور تھا۔ جب کوئی گاؤں میں بیمار ہوتا تو لوگ کہتے تھے کہ چلو خیراتی ڈاکٹر سے علاج کروائیں۔ آپ ہمیشہ محبت اور نرمی سے بیماروں سے پیش آتے تھے اور بڑی توجہ سے ان کا علاج کرتے تھے اور ہمیشہ بیماروں کو سستی اور کم قیمت کی فائدہ پہنچانے والی دوائیاں بتاتے تھے۔ آپ بہت فیاض تھے۔ صدقہ خیرات بہت کیا کرتے تھے اور بہت خفیہ۔

والد صاحب رضی اللہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی سخت تڑپ تھی۔ اور اسی لئے آپ نے اپنی زندگی میں ہی اپنی وصیت ادا کردی تھی۔

بہشتی مقبرہ میں مدفون ہونے والوں کی
خوش قسمتی پہ آپ لکھتے ہیں

دے دے کے نقد جان خریدا یہ قرب خاص
سودا قسم خدا کی یہ سستا بہت کیا

(باقی دیکھو صفحہ ۶)

کیا؟ آپ تحریک جدید کے دفتر اوّل کے چودھویں سال کا وعدہ پورا کر چکے ہیں یا کیا آپ دفتر دوم کے سال چہارم کا وعدہ ادا کر لیا؟ اگر نہیں تو آج سے کوشش کریں اور اس طرح پوری کوشش کریں کہ آپکا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک پورا ہو جائے اور ہو جائے تا آپ کا نام بھی حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے ۲۹ رمضان المبارک کو پیش ہو سکے ابھی سے اس مقصد کے لئے تیاری فرماویں
(وکیل المال تحریک جدید)

یہ مضمون ۱۸ جولائی کی اشاعت میں شائع ہونا چاہیئے تھا۔ معذرت کے ساتھ ہم آج شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

حضرت نعمت اللہ ولیؒ کے قصیدہ مندرجہ اخبار شہباز ۱۸۴۸ء کے متعلق بعض دریافت طلب امور

(از حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی)

(۲)

قصیدہ مندرجہ اخبار شہباز

وہ قصیدہ جو حضرت نعمت اللہ ولی رحؒ کی نسبت سے اخبار شہباز میں شائع کیا گیا ہے۔ وہ ایسا قصیدہ ہے کہ مختلف اشخاص کی طرف سے جسے ردوبدل کی صورت میں مختلف الحاقات اور حذفیات کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ کبھی اس قصیدہ میں امیر حبیب اللہ خاں والیٔ کابل اور نصر اللہ خاں جو آپ کا بھائی تھا اس کا ذکر بھی پیش کیا گیا۔ جب کہ وہ ابھی زندہ ہی تھے تو یہ قصیدہ شائع ہوا۔ پھر انگریزوں اور سکھوں کے واقعات کا بھی اس میں ذکر کیا گیا ہے۔ اور الہامی قصیدہ میں جس کے متعلق کچھ اوپر ذکر ہوا ہے۔ اس میں بھی احمد کے نام والے موعود کی پیشگوئی کا ذکر ہے اور جیسا کہ اس کے متعلق عرض ہو چکا ہے۔ وہ احمد موعود مہدی وقت اور مسیح دوران کے دو لقبوں کا حامل ایک ہی شہسوار قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس شہباز والے قصیدہ میں سے

دو کس بنام احمدؐ گمراہ کنندہ بے حد الخ

کے شعر کے رو سے دو ایسے شخصوں کے متعلق پیشگوئی کا ذکر ہے جن کی نسبت بتایا گیا ہے کہ وہ مخلوق کو گمراہ کرنے والے ہوں گے۔ اگر یہ شعر الحاقی طور پر کسی کے کذب اور افتراء کا نتیجہ نہیں تو پھر ہندوستان کی سرزمین میں ایسے احمد کے نام والے تو کئی مشہور اشخاص پائے جاتے ہیں۔ ایک احمد حضرت شیخ احمد سرہندی ہوئے ہیں۔ دوسرے احمدؒ حضرت شاہ ولی اللہ جن کا احمد نام تھا۔ تیسرے احمدؒ سید احمد بریلوی اور چوتھے احمد کے نام والے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں جن کا الہامی نام احمد بھی ہے۔ سو یہ چاروں بزرگ اپنی اپنی صدی کے مجدد ہوئے ہیں اور صدی کے سر پر ان کا مبعوث ہونا آنحضرت کی حدیث بعث مجددین کی شہادت اور تصدیق سے اور نیز سورۃ نور کی آیت استخلاف جو صدی کے مجددین کی بعثت کے متعلق بشارت عظیمہ ہے۔ اس کی توثیق سے ان مبارک راہنماؤں کی مبارک ہستیوں کی نسبت گمراہ کا لفظ استعمال کرنا خود گمراہی اور افتراء آلود کذب ہے جو کسی بداندیش دشمن کی طرف سے بطور الحاق اس قصیدہ میں مدرج کر دیا گیا اور ایسے لوگ بھی دنیا کے اندر ہر قوم میں پائے جاتے ہیں۔ خود قوم یہود کے علماء اور علماء نصاریٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت جو پیشگوئیاں تھیں ان میں تغیر تبدل کر کے کچھ کا کچھ بنا دیا تا لوگ آپ پر ایمان نہ لا سکیں اور قرآن کریم میں بھی یحرفون الکلم عن مواضعہ ایسے ہی محرف و مبدل کرنے والوں کی نسبت تحریف کا الزام لگایا ہے کہ وہ خدا کے کلمات کو اپنی جگہ سے بدل دیا کرتے ہیں۔ بلکہ قرآن کی آیت فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ کی رو سے یہ بھی بتایا ہے کہ علماء یہود و نصاریٰ سے ایسے بھی تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے لوگوں کو روکنے کی غرض سے بعض مخالف باتیں خود لکھ کر لوگوں کو یہ بتاتے تھے کہ یہ بھی اللہ ہی کے پاس سے ہے۔ یعنی اسے بھی خدا کا کلام سمجھنا چاہیئے۔ پھر قرآن کریم میں آیت فاذا برزوا من عندک بیّت طائفۃ منھم غیر الذی تقول (نساء) کے رو سے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھنے والے منافق آپ کے فرمودہ کلمات کے خلاف مشورے لوگوں کو بتاتے تھے اور پھر بعد کے فیج اعوج کے زمانہ کے لوگ اور علماء سوء جن کی گمراہ کن تقریروں سے امت محمدؐیہ کے بہتّر فرقے ناری بنے اور جن کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیسوا منی ولست منھم کہ فیج اعوج کے لوگ اپنے اقوال اور افعال کے لحاظ سے نہ مجھ سے ہوں گے نہ میں ان سے ہوں گا۔ اور ایسے ہی افتراء آلود طبیعت سے وضعی حدیثیں گھڑ کر اپنے اقوال کو منقول کے طور پر اقوال رسول اور احادیث رسول قرار دیا۔ ایسے ہی لوگ آج بھی حسد اور بغض کے زہریلے جذبات کی تحریکات سے مفتریانہ الحاقات سے کام لے لیں۔ تو گو وہ تقوےٰ اور خدا ترسی سے کس قدر بھی خلاف ہوں انہیں اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی۔ اس چودھویں صدی میں جو مجدد الوقت کی بعثت کے لئے حدیث نبوی کی بشارت کا کھلا کھلا نشان ہے اور چاند سورج کے خسوف کسوف کا نشان جو رمضان میں دنیا کے سامنے کھلے طور پر ظہور میں آیا اور طاعون کا عذاب اور اونٹوں کی سواری کی جگہ نئی نئی سواریوں کا نکل آنا مسیح موعود کے ظہور کی کھلی کھلی علامات تھیں جو ظہور میں آ چکی ہیں ایسے ہی ہزارہا علامات اور نشانات جو مسیح موعود اور مہدی معہود اور موعود الاقوام کے لئے مختلف ملکوں اور قوموں کے واسطے ان کے مسلمات کے رو سے ظاہر ہوئے جس کی بناء پر سب دنیا کے اہل مذاہب نے متفقہ طور پر بار بار کہنا شروع کیا کہ آنے والے موعود کے ظہور کا بالکل یہی وقت ہے۔ مسلمانوں نے بھی عیسائیوں نے بھی اور یہود اور ہنود نے بھی اپنے اپنے موعود کی پیشگوئی کے ظہور کا وقت موجودہ زمانہ کو قرار دیا۔ پھر ہر قوم کے لوگوں میں سعید الفطرت لوگوں نے احمدی ہو کر اس موعود کو قبول کیا اور غیر احمدیوں اور ہندوؤں اور سکھوں نے اپنی اپنی قوم اور اپنے اپنے ہم مذہبوں کے خلاف حضرت موعودؑ کی تصدیق کرتے ہوئے گواہی دی کہ ہمارے فرقہ کے علماء نے کور باطنی خود غرضی اور ضد اور بغض و حسد کیوجہ سے انکار کیا ہے۔ ورنہ حضرت احمد قادیانی اپنے دعوے میں بالکل سچے ہیں۔ اب مقدمہ میں دو فریق میں سے اگر مدعی کی تائید میں مدعا علیہ کے خلاف اس کے گواہ گواہی دینے لگ جائیں تو اس صورت میں مدعی کے مقدمہ کو کس قدر تقویت پہنچتی ہے کہ مخالف کے گواہوں نے اس کی تائید اور تصدیق کی۔

اسی طرح جب حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے دعوےٰ کیا۔ صرف اکیلے تھے اور بحالت گمنامی تھے اس کے بعد مختلف فرقوں کے علماءؑ نے آپ پر کفر اور کذب کے فتوے بھی لگائے اور بار بار لگائے۔ لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ انہی علماءؑ کے متبعین نے اپنے علماء کی تکذیب کے ساتھ حضرت مرزا صاحب کی تصدیق کی اور آپ کو قبول کیا اور آپ پر ایمان لائے۔ اب احمدی کیا کہتے ہیں یہی کہ قرآن اور احادیث نبویہ کی رو سے جو پیشگوئیاں خدا اور رسول کی طرف سے شائع کی گئی تھیں۔ وہ اس چودھویں صدی میں پوری ہو گئیں اور غیر احمدی اور غیر مسلم محض حضرت مرزا صاحب کی مخالفت اور عداوت اور حسد اور بغض کے باعث حضرت مرزا صاحب کی تکذیب سے خدا اور رسول کریم کے اقوال صادقہ کی بھی تکذیب کر رہے ہیں اور نہ صرف حضرت مرزا صاحب کے صدق دعوےٰ کا انکار کر رہے ہیں۔ بلکہ حضرت مرزا صاحب کے انکار کی وجہ سے خدا اور رسول کا بھی انکار کر رہے ہیں اور اگر یہ لوگ آج سے پہلے بھی کسی زمانہ کے نبیؑ اور رسول کے وقت ہوتے تو یقیناً اپنی کور باطنی اور باطل پرستی کی بد عادت کیوجہ سے اس نبی اور رسول کے دشمنوں اور مخالفوں کی معیت اختیار کرنے والے ہوتے۔ ورنہ کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ انہوں نے پہلے نبیوں اور رسولوں کی نبوت اور رسالت کو کس منہاج نبوت و رسالت پر قبول کیا ہے اور باوجودیکہ ہر ایک نبی اور رسول کے اب تک لاکھوں کروڑوں مخالف اور دشمن دنیا میں موجود ہیں۔ جو ان نبیوں اور رسولوں کو جھوٹا سمجھتے ہیں اور اپنی تقریروں اور تحریروں میں ان کے جھوٹے ہونے کا اظہار بھی کرتے رہتے ہیں دوسرے نبیوں اور رسولوں کو تو رہنے دیجئے سب سے بڑی اور بزرگ شان کا رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی لیجئے کہ اس رحمۃ للعالمین رسول کے آج چودہ سو سال تک کی لمبی مدت تک بھی لوگ آپ کی تکذیب سے باز نہیں آتے کیا یہود اور کیا نصاریٰ اور کیا ہندو اور سکھ اور کیا بدھ اور آریہ سب کے سب آپ کو جھوٹا سمجھتے ہیں اور ہزارہا قسم کے آپ پر اعتراضات کئے جاتے ہیں اور باوجود ان مخالفوں کی مخالفت اور تکذیب اور اعتراضات کے پھر ہمارے غیر احمدی مسلمانوں نے کن معیاروں کی رو سے آپ کو سچا مان لیا اور کس بناء پر آپ کے مخالفوں کو ان کی تکذیب میں غلطی پر سمجھا۔ وہ تصدیق اور تکذیب اور اقرار اور انکار کے متعلق منقولات اور معقولات کے طور پر جس طرح کے معیار بھی ہمارے سامنے پیش کریں ہم انہی کے پیش کردہ معیاروں کی رو سے انہیں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی صداقت ثابت کر دیں گے۔ اور جس طرح کے اصول کی بناء پر انہوں نے حضرت مسیح اسرائیلی کی پیشگوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی جس کی ابتک یہود تصدیق نہیں کرتے انہوں نے ان دونوں مقدس رسولوں کو کس بناء پر پیشگوئی کا مصداق قرار دے کر قبول کر لیا اور سچا مان لیا۔ کہ واقعی یہ وہی موعود برحق ہیں۔

اس شہباز والے فارسی قصیدہ میں الہامی قصیدہ کی طرح امام مہدی اور مسیح موعود کے ظہور کے متعلق بھی ذکر کیا گیا ہے اور نیز طاعون اور زلازل اور مہلک جنگوں اور ریڈیو کی پیشگوئی اور سکھوں اور ہندوؤں کے مظالم جو پنجاب اور ہندوستان کے شہروں پر ہوئے اور پھر عالمگیر جنگ عظیم پہلی اور دوسری کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور پھر ان مہلکات کی تباہ کن اور دنیا کو برباد کر دینے والے عذابوں کا بھی ذکر ہے یہ عذاب اور یہ تباہیاں اور ہولناک بربادیاں قرآن کریم کے رو سے حسب آیت ماکنا معذبین حتےٰ نبعث رسولا (بنی اسرائیل) یعنی ہمارا یہی دستور ہے کہ ہم کسی قوم کو عذاب نہیں دیا کرتے جب تک کہ اس عذاب سے پہلے کسی رسول کو اپنی طرف سے نہ بھیجدیں۔ اسی طرح فرمایا وماکان ربک مھلک القریٰ حتی یبعث فی امھا رسولا یعنی تیرا رب ایسا نہیں ہے کہ یونہی بستیوں کو ہلاک کر دے۔ جب تک ان کے ہلاک کرنے سے پہلے کسی بستی میں جو ام القریٰ کا حکم رکھتی ہے رنبیا رسول نہ بھیجدیں نیز فرمایا ولو انا اھلکناھم بعذاب من قبلہ لقالوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع آیاتک من قبل ان نذل ونخزیٰ (طہٰ) یعنی اگر ہم ان لوگوں کو اس رسول کے بھیجنے سے پہلے عذاب سے ہلاک کر دیتے تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس وقت وہ ضرور یہ بات کہتے کہ اے ہمارے رب تو نے کیوں نہ ہماری طرف کوئی رسول اپنا بھیجا تو اس صورت میں کہ تو اپنا رسول بھیجتا ہم تیرے احکام کی تابعداری کرتے اس سے پہلے کہ تیری عقوبت اور عذاب سے ہم ذلیل اور رسوا ہوتے۔ اس آخری آیت میں خدا تعالےٰ نے لوگوں کے عذر اور ان کی فطری معذوری کو تسلیم کرتے ہوئے پہلی دو آیتوں میں عذابوں کے متعلق اپنی سنت اور عادت کا اظہار فرمایا ہے کہ عذاب کا بھیجنا رسول کے بھیجے جانے کے بعد ہوتا ہے کیونکہ لوگوں کو کسی رسول کے بھیجنے اور انہیں تبلیغ کرنے اور ان پر اتمام حجت کرنے کے بغیر عذاب دینا خدا تعالےٰ اسے ظلم قرار دیتا ہے جیسا کہ فرمایا لم یکن ربک مھلک القری بظلم و اھلھا غفلون (انعام) یعنی تیرا رب ایسا نہیں ہے کہ وہ بستیوں کو ظلم کے طور ہلاک کرنے والا ہو دراں حالیکہ بستیوں والے اس قانون سے ہی بے خبر ہوں جسکے توڑنے کے جرم میں ہلاکت بطور سزا وارد کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ پہلے نبی اور رسول جو ایک ایک قوم کی دعوت اور تبلیغ کے لئے بھیجے گئے جیسے نوح ہود صالح لوط شعیب موسےٰ اور عیسےٰ وغیرہ ان کے انکار اور مخالفت سے صرف ایک ایک قوم پر عذاب آیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت بھی محدود تبلیغی کوشش کے مطابق جنگوں کے ذریعے عرب اور ارد گرد کے ملکوں پر عذاب نازل ہوا ساری دنیا پر عذاب نازل نہیں ہوا تھا۔ (باقی)

بورڈنگ تحریک جدید

متعلقہ احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ حساب بورڈران تحریک جدید جون ۱۹۴۸ء بھیجا جاچکا ہے۔ اگر کسی دوست کو نہ ملا ہو تو ہم سے مثنیٰ کاپی منگوا سکتے ہیں پہلے بھی احباب کی خدمت میں درخواست کی گئی ہے۔ اب دوبارہ استدعا ہے کہ جو احباب اپنے بچوں کے لئے بورڈنگ کے اخراجات سال تمام جمع کرا سکتے ہیں۔ وہ میرے نام منی آرڈر کر کے ممنون فرمائیں۔ اور جو احباب چند ماہ کا خرچ جمع کرا سکیں وہ بھی بذریعہ منی آرڈر رقم بھیج کر ممنون فرمائیں۔ اور قاعدے کی رو سے ہر دوست کو کم از کم دو ماہ کا خرچ پیشگی جمع کروانا چاہیئے۔ احباب کا روپیہ پیشگی جمع کروانا بھی ثواب کا موجب ہے۔ کیونکہ ہم اس روپیہ سے بچوں کی آمد سے پہلے اکٹھی خوردنی اشیاء خرید سکیں گے۔ جو ۱۹۴۸ء آئندہ چھ ماہ کام آسکیں گی۔ سب احباب ماہ رمضان کی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ میں سب دعدہ سب بچوں کیلئے دعا کرتا رہتا ہوں۔

عبدالرحمٰن سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید چنیوٹ

(بقیہ صفحہ ۵)

آپ نے اپنی وصیت میں اپنے دفن کرنے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے نام اپنی نوٹ بک میں ایک درخواست لکھی تھی وہ میں یہاں درج کرتی ہوں۔

درخواست

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح علیہا السلام کی خدمت میں بعد السلام علیکم کے عرض ہے کہ کوئی شخص اپنے انجام سے آگاہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ میرا انجام اچھا کرے اور مجھے بہشتی مقبرہ کا اہل بنائے۔ آمین۔ اگر یہ فضل مجھ پر خدائے قدوس کی طرف سے ہو جائے تو میری خواہش ہے کہ اپنے لڑکوں میں دفن ہوں ایک جگہ حضرت والدہ صاحبہ اور دیوار کے درمیان ایک قبر کی ہے۔ حضور کی مہربانی ہوگی اگر مجھے وہاں دفن کیا جائے۔

وافوض امری الی اللہ واللہ بصیر بالعباد

والسلام محمد اسماعیل

آخر میں میں تمام صحابہ کرام و صحابیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں درخواست کرتی ہوں کہ وہ سب حضرت والد صاحب رض کی بلندی درجات کے لئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے۔ اور اپنی برکتوں کی بارش ان پر نازل کرتا رہے۔ اور ان کی اولاد کو ان کے جیسا خدا تعالےٰ سے محبت کرنیوالا اور دین کا سچا خادم بنائے۔ آخر میں قادیان دارالامان کے درویشوں سے بھی درخواست کرتی ہوں کہ اس وقت جب کہ ہم اپنے ابا جان کے مزار سے دور ہیں۔ وہ ان کے مزار پر جا کر ان کی بلندی درجات کی دعا کریں۔

طیبہ صدیقہ بیگم مسعود احمد خاں
(بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رض)

کاغانی
عبدالرحمٰن اینڈ سنز
دواخانہ رحمانی قادیان کے تیار کردہ تمام مجربات اب بازار سید مٹھا لاہور میں دواخانہ مرصوف سے مل سکتے ہیں
حکیم عبدالقدیر کاغانی ولد عبدالرحمٰن کاغانی
سید مٹھا بازار لاہور

تعاونی کمیٹی کے حصہ دار فوراً توجہ فرمائیں

قادیان میں ایک تعاونی کمیٹی میرے زیر انتظام جاری تھی۔ اب جو ممبر مجھ سے ملے ہیں انہوں نے کمیٹی کے حصوں کو بحالات موجودہ جاری رکھنا ناممکن بنایا ہے۔ اسلئے تجویز کیا گیا ہے کہ قرعہ کے ذریعہ جن دوستوں نے اپنے نام کی رقوم وصول کر لی ہیں اور بقیہ اقساط ان کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے ذمہ ایک یا دو یا تین حصہ دار حسب رقم قرضہ کر دیئے جائیں۔ اس طرح باقساط ہر ایک حصہ دار کا حق ادا ہو جائے گا۔ اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ضروری ہے

اوّل:- ہر حصہ دار اپنے موجودہ پتہ سے مطلع کرے۔

دوم:- ہر حصہ دار اپنی جمع کردہ رقم سے (اور اگر ان کے نام کا قرعہ نکل چکا ہے تو وصول کردہ رقم سے بھی) بتفصیل مطلع کرے۔

سوم:- ہر حصہ دار جو بذریعہ قرعہ رقم لے چکا ہے مطلع کرے کہ آیا وہ واجب الادا رقم یکمشت دے گا یا کمیٹی کی مقررہ اقساط سے ماہ بماہ دے گا

نوٹ:- مندرجہ بالا اطلاع آنے پر ہر حصہ دار کو مشترکہ اخراجات اس کی آمد اور فاضلہ یا بقایا سے بذریعہ رجسٹری خط اطلاع دی جائے گی۔ جملہ اطلاعات کا ایک ماہ تک انتظار کیا جاوے گا۔

خاکسار:- ابوالعطاء جالندھری احمد نگر۔ براستہ لالیاں۔ ضلع جھنگ

اجلاس صاحب افسر مال بہادر بہ اختیارات کلکٹر ضلع گجرات

مسمات امینہ بی بی نابالغہ دختر شاہ محمد بر ناقت غوث محمد ولد حاجی و احمد ولد کرم داد قوم جٹ سکنہ خلاص گڑھ تحصیل گجرات۔

بنام:- میلا رام۔ پرمانند ویدھ پرکاش پسران گنگا رام لشمبر داس ولد سنت رام تارا چند کرپا رام و حویلی رام پسران گھسیٹا قوم کھتری سکنہ جلالپور جٹاں تحصیل گجرات

دعویٰ واگذاری آراضی مرہونہ رقبہ موضع خلاص گڑھ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب میں چلا گیا ہوا ہے۔ اسلئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کوئی عذر فک الرہن میں ہو تو مورخہ ۱۳/۸/۴۸ کو اصالتاً وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر عدالت ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔ ۹/۷/۴۸

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

نورالدین ولد حسنا قوم ملوانہ سکنہ شادیوال طرف محمود کے۔ تحصیل گجرات

بنام

بیلی رام ولد سکندا مل۔ رام لال ولد شامال سکنہ شادیوال تحصیل گجرات حال مشرقی پنجاب

فک الرہن

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق دوم سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب میں چلا گیا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی عذر فک الرہن میں ہو تو مورخہ ۳/۸/۴۸ کو اصالتاً وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر عدالت ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

۹/۷/۴۸ (دستخط حاکم) (مہر عدالت ہذا)

اب دہلی نہیں۔ لاہور لہٰذا گھر کی تمام ضروریات کیلئے مایوس مریضوں کی امیدگاہ ہے علامہ حکیم سعید احمد پھلوری ماہر نبض کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں اسے کاٹ کر اپنے پاس رکھئے اور مایوس مریضوں کو دیجئے منیجر دہلی دواخانہ بالمقابل اڈہ تانگہ لوہاری گیٹ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجلی گھر کو اُڑانے کی کوشش

چہار مینار کے علاقے میں زبردست دھماکہ

حیدر آباد (دکن) ۲۰ جولائی۔ کل شہر میں چہار مینار کے علاقے میں ایک شدید دھماکہ ہوا۔ جس کی وجہ سے بجلی کے ایک سب سٹیشن کی دیوار شق ہو گئی۔ اور کئی کئی فٹ تک پلاسٹر اُڑ گیا۔ کہا جاتا ہے کسی شخص نے ڈائنامائٹ لگا کر بجلی گھر کو اڑانے کی کوشش کی۔

روزنامہ تسنیم لاہور

لاہور ۲۰ جولائی۔ ملک نصر اللہ خاں صاحب عزیز مدیر کوثر لاہور کی ادارت میں روزنامہ تسنیم جاری ہو رہا ہے پہلا پرچہ ۲۵ جولائی کو شائع ہوگا

کشمیر کو مجاہدین کی روانگی

ہزارہ ۲۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ دھونڈ کڑال قبیلہ کے ۱۲۰۰ نوجوان جہاد کشمیر میں شرکت کی غرض سے شنبہ کے دن محاذ کشمیر کو روانہ ہو چکے ہیں۔

ادویہ سے بھرا ہوا ہوائی جہاز حیدر آباد پہنچ گیا

آسٹریلوی ہوا باز کا زبردست کارنامہ

حیدر آباد دکن ۲۰ جولائی۔ نئی دہلی کے سرکاری حلقوں میں اس خبر سے سخت تشویش پھیل گئی ہے کہ ایک آسٹریلوی طیارہ ہندوستان کی طرف سے عائد کردہ ناکہ بندی کو عمداً توڑتا ہوا صحیح سلامت حیدر آباد پہنچ گیا ہے۔ حکومتِ نظام کے ایک ترجمان نے بھی اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ یہ وہی طیارہ ہے جو ڈیڑھ ٹن وزن کی ادویہ سے لدا ہوا کراچی میں ہندوستان کی طرف سے اجازت نامہ کا انتظار کر رہا تھا۔ ہندوستانی حکومت کی طرف سے خاطر خواہ جواب نہ دیئے پر اس طیارہ کے آسٹریلوی ہوا باز مسٹر فریڈرک سڈنی کاٹن نے اعلان کیا تھا کہ وہ ناکہ بندی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حیدر آباد روانہ ہو جائے گا اور راستے میں کہیں ٹھہرے بغیر سیدھا حیدر آباد پہنچکر ہی دم لیگا۔ یہ امر نئی دہلی کے سرکاری حلقوں کے لئے انتہائی تعجب خیز ہے کہ وہ وہاں پہنچ بھی گیا۔ اور راستے میں کہیں اسکو روکا نہ جا سکا۔ حکومتِ نظام کے ترجمان نے اس امر کی وضاحت کر دی ہے کہ حیدر آباد کی حکومت اس پرواز کی ذمہ واری لینے کے لئے تیار نہیں ہے البتہ دوائیاں شکریہ کے ساتھ قبول کر لی گئی ہیں کہا جاتا ہے کہ مسٹر کاٹن نے حیدر آباد پہنچنے کے فوراً بعد وزیر اعظم میر لائق علی سے ملاقات کی اور اپنے مشن سے مطلع کیا۔ وزیر اعظم نے بعد شکریہ ادویہ کو حیدر آباد شہر پہنچانے کا فوراً انتظام کر دیا۔

جنرل فرینکو کا بلند بانگ دعویٰ

میڈرڈ ۲۰ جولائی کل میڈرڈ میں ہسپانوی خانہ جنگی کی بارہویں سالگرہ منائی گئی تھی۔ اس موقع پر جنرل فرینکو نے ہسپانوی اخبارات کے نامہ نگاروں کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ ہسپانیہ نے جو نظام اختیار کر رکھا ہے وہ خواہ مکمل نہ ہو اور اس میں شک بھی نہیں کہ جیسے جیسے وقت گزریگا ویسے ویسے ہم اصلاح کرتے جائینگے لیکن موجودہ دور ابتلا میں یہی ایک سنجیدہ حل ہے جو دنیا پیش کر سکتی ہے۔ جنرل فرینکو نے کہا کہ یہ کامیابی ہم کو اسلئے حاصل ہوئی ہے کہ ہسپانیہ اس گر سے واقف ہے کہ قومی اور معاشرتی مفاصد میں روحانیت کے سہارے ہم آہنگی کیسے پیدا کیجا سکتی ہے۔ اُنہوں نے کہا موجودہ حکومت نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ اسوقت بھی اتنی ہی ضروری اور مفید ہے جسقدر ابتدا میں تھی۔ اُنہوں نے کہا دنیا کی موجودہ تباہی و بربادی کا باعث کمیونزم ہے اور یہ سلسلہ تو پچھلے تیس سال سے قائم ہے۔

لاہور میں بین المستعمراتی کانفرنس کا انعقاد

ڈاکٹر عبد الغنی قریشی کا مسئلہ بھی زیر بحث آئیگا

کراچی ۲۰ جولائی۔ کراچی میں ایک انٹرویو دیتے ہوئے پاکستان کے وزیر مہاجرین و امداد و بحالی نے کہا کہ لاہور میں ۲۲ جولائی کو ہندوستان اور پاکستان کے وزراء کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی ہندوستان میں مسلمانوں کے داخلہ پر جو پابندی عائد کی گئی ہے۔ اس کانفرنس میں اُس پر بحث کی جائے گی۔ نیز قیدیوں کے تبادلہ کا مسئلہ اور ڈاکٹر عبد الغنی قریشی کی سزائے موت کا معاملہ بھی زیر بحث آئیگا۔ ان تین مسائل کے علاوہ چوتھا مسئلہ اُن جائدادوں کے تبادلہ کا ہے جو مشرقی اور مغربی پنجاب میں ہندو و مسلمانوں کی رہ گئی ہیں۔ مسٹر غضنفر علی خاں نے کہا کہ مغربی پنجاب میں اس وقت ۱۳۰ ایسے غیر مسلم قیدی ہیں۔ جن پر قتل کے الزامات ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ اگر قیدیوں کے تبادلے کے معاملہ میں کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا تو ان سب غیر مسلم قیدیوں پر مقدمہ چلایا جائیگا

ہم ریاست کے اندرونی معاملات میں بیرونی مداخلت برداشت نہیں کر سکتے

اہالیان امب کا الفضل کے نام برقیہ

ریاست امب کے باشندوں نے الفضل کے نام مندرجہ ذیل تار برائے اشاعت ارسال کیا ہے :-

"ہم اپنے والئی ریاست کے حسنِ سلوک و انتظام سے کاملاً مطمئن ہیں۔ ہمارے فرمانروا کے دو بھتیجے شیر محمد اور محمد اسلم پاکستان سٹیٹ مسلم لیگ کے نام سے ایک سٹنٹ کھڑا کر کے اپنی ذاتی اغراض کو پورا کرنے اور اپنے ناجائز حرکات کے محاسبہ سے بچنے کیلئے ریاست کے باہر شورہ پشتی کر رہے ہیں۔ یہ لوگ اخباروں میں من گھڑت واقعات چھپوا کر اور پمفلٹوں کی صورت میں غلط خبریں شائع کرا کر ریاست کی شہرت کو دھبہ لگا رہے ہیں۔ ہم اہالیان ریاست امب اُن کے اس اقدام کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ ازراہ کرم ہر وہ بیان جو امب سٹیٹ مسلم لیگ کے نام سے شائع ہو۔ اُس پر دھیان نہ دیا جائے دراصل یہ تینوں نوجوان کارکن کانگرسی ہیں۔ اور اب سٹیٹ مسلم لیگ کے نام سے ریاست میں بغاوت پیدا کرنے کے متمنی ہیں۔ کہ پٹھانستان کی جو چنگاری علاقوں میں چھوڑی جا چکی ہے یہ لوگ اُسے ہوا دے رہے ہیں۔ تاکہ ریاست امب اور دیگر تمام نواحی علاقے اس کے شعلوں کی لپیٹ میں آجائیں اور والئی امب خدمتِ پاکستان سے محروم رہ جائے۔ یہ لوگ ذاتی اغراض کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ جب سرحد میں کانگرس کی وزارت تھی۔ تو یہ بظاہر کانگرس کے خلاف رہے اور اب جب مسلم لیگ کی حکومت قائم ہو چکی ہے تو یہ اُسے بھی نیچا دکھانے کے درپے ہیں۔ ہم اپنی ریاست کے اندرونی معاملات میں ہرگز کوئی بیرونی مداخلت برداشت نہیں کر سکتے۔ اور اپنی زندگیوں کی قیمت پر بھی ہر ایسے فتنے کا نہایت شدت سے مقابلہ کریں گے۔

پونچھ کے محاذ پر لڑائی زور پکڑ گئی

تراڑکھل ۲۰ جولائی حکومت آزاد کشمیر کی وزارت دفاع نے اپنے تازہ اعلان میں بتایا ہے کہ پونچھ کے پورے علاقے میں جنگ بہت زور پکڑ گئی ہے اور ہماری فوجوں نے دشمن کی کئی ایک اہم چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ نوشہرہ کے علاقہ میں ہمارے ہراول دستوں اور دشمن کی فوج میں کئی جگہ جھڑپیں ہوئی ہیں۔ اور دشمن کی کئی چوکیاں آزاد فوج کے قبضے میں آگئی ہیں۔ مالِ غنیمت میں ہتھیار اور گولہ بارود کافی تعداد میں ہمارے ہاتھ لگا ہے۔ دشمن نے شوال کے علاقہ میں زبردست جوابی حملہ کیا تھا مجاہدین نے جم کر مقابلہ کیا اور ہندوستانی فوج کو بہت سا جانی و مالی نقصان اُٹھانا پڑا ہے۔

وادیٔ لداخ میں کالسی کے علاقہ میں دشمن کے ایک اہم مرکز کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی ہے۔ دشمن کی ہوائی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔ جانی نقصان تو ہوا نہیں ہے ہاں کچھ تھوڑا سا مالی نقصان ضرور ہوا ہے دشمن کے ایک اور ہوائی جہاز کو نقصان پہونچایا گیا ہے

زرعی اور صنعتی ترقی کی اسکیمیں تیار ہو گئیں

کراچی ۲۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ زراعت و صنعت کی ترقی صحت اور صفائی کا انتظام اور معدنی ذخیروں کی چھان بین کے متعلق صوبائی حکومتوں، بلوچستان اور قبائلی علاقوں کی طرف سے پاکستان کے ڈیولپمنٹ بورڈ کو متعدد اسکیمیں پہنچ چکی ہیں۔ اس بورڈ کے صدر ڈاکٹر نذیر احمد ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان اسکیموں پر غور و خوض کے لئے اس کا اجلاس عنقریب ہونے والا ہے

"معلوم ہوا ہے کہ بلوچستان اور قبائلی علاقوں کی ترقی کے لئے جو اسکیمیں ہیں۔ ان کو دوسری تجویزوں پر ترجیح دی جائیگی۔

اصل تحقیقات شروع ہونے سے پہلے جنگ بند ہونا ضروری ہے

کشمیر کمیشن کی رائے

کراچی ۲۰ جولائی۔ پاکستان کابینہ کے ایک خاص اجلاس میں ان تجویزوں پر غور کیا گیا جو اتحادی قوموں کا کشمیر کمیشن اپنے ہمراہ نئی دہلی سے لایا ہے نہایت غور و خوض کے بعد سر ظفر اللہ خاں کو اختیار دیا گیا کہ وہ کابینہ کی رائے سے کمیشن کو مطلع کر دیں کشمیر کمیشن اور سر ظفر اللہ خاں میں اس سے پہلے ۲ گھنٹہ تک بات چیت ہو چکی تھی کہا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں قائد اعظم سے بھی ٹیلیفون پر مشورہ لیا گیا کمیشن کے ممبر سہ پہر کو ایک خاص ہوائی جہاز میں نئی دہلی روانہ ہو گئے رائٹر کا نمائندہ خصوصی کا کہنا ہے کہ کشمیر کمیشن کی رائے یہ ہے کہ اصل تحقیقات شروع ہونے سے پہلے جنگ بند ہو جانا ضروری ہے۔

پاکستانی افسر انگلستان میں کام سیکھیں گے

کراچی ۲۰ جولائی۔ پاکستان وزارت خزانے کے ڈپٹی سیکرٹری مسٹر انور علی اور سابق کنٹرولر آف امپورٹس و ایکسپورٹ مسٹر محمد اسماعیل جو اسٹرلنگ قرضوں کے سلسلہ میں پاکستان وفد کے ارکان کی حیثیت سے انگلستان گئے ہوئے تھے۔ ابھی واپس نہیں آرہے ہیں۔ بلکہ لندن میں ٹھہر کر برطانوی وزارت خزانہ اور بنک آف انگلینڈ میں بنک اور مالی امور کا مطالعہ کریں گے۔

پشاور میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

پشاور ۲۰ جولائی۔ پشاور میں برف کی خریداری پر لوگوں میں جھگڑا ہونے کے باعث ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہتھیار لے کر نکلنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اور ماہ رمضان کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔

عورتیں پولیس میں بھرتی ہو سکتی ہیں

نئی دہلی ۲۰ جولائی۔ ہندوستان میں اب عورتوں کو حق ہوگا۔ کہ وہ انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس اور انڈین پولیس سروس میں شامل ہو سکیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ فیصلہ اُس کانفرنس میں کیا گیا ہے جس میں ہندوستان کے نائب وزیر اعظم اور وزیر داخلہ و اطلاعات و نشریات و ریاست سردار ولبھ بھائی پٹیل اور تمام ہندوستانی صوبوں کے وزرائے اعظم نے شرکت کی تھی

پاکستان کا خوراک کا وفد دہلی جا رہا ہے

کراچی ۲۰ جولائی۔ تین آدمیوں پر مشتمل پاکستان کا ایک غذائی وفد ۲۱ جولائی کو ہوائی جہاز سے دہلی جا رہا ہے اور ہندوستان کی وزارت خوراک سے خوراک کے متعلق بات چیت کریگا اس وفد کے ممبر وزارت خوراک کے جوائنٹ سیکرٹری مسٹر ایچ۔ ایس۔ ایم اسحاق اور مسٹر اعجاز احمد اور وزارت خزانہ کے ایک کارکن ہیں۔